مستدرک حاکم میں ایک اور روایت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ مروان بن الحکم رضؓ جب پیدا ہوئے تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں دعا و برکت کے پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا :

هو الوزغ ابن الوزغ الملعون ابن الملعون ۔

یعنی یہ گرگٹ کا بیٹا گرگٹ ہے اور ملعون کا بیٹا ملعون ہے ۔ (مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۴۷۹)

یہ روایت بھی بالکل غلط ہے کیونکہ :

۱۔ سیدنا مروان رضؓ سنہ ۲ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تھے۔ کیا ان کے والد مکہ سے مدینہ طیبہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دُعا و برکت کے لئے لائے تھے ؟ جو کہ محال اور ناممکن ہے ۔

۲۔ سیدنا مروان رضؓ کے والد الحکم رضؓ اُس وقت تک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان ہی نہیں لائے تھے لہذا کافر ہونے کے ناطے وہ دُعا و برکت کے لئے انہیں حضور علیہ السلام کی خدمت میں کیسے پیش کر سکتے تھے ؟

۳۔ اس روایت کو اگرچہ حاکم نے صحیح کہا ہے لیکن روایت بالکل غلط ہے کیونکہ اس روایت کا ایک راوی مِنیار ہے جو کہ غالی شیعہ تھا۔ جس کی وجہ سے علماء نے اسکی حدیثوں سے انکار کیا ہے ۔

(ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۷)

ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ یہ صحابہ کے بارہ میں منکر روایات روایت کرتا تھا ۔ اور کذاب تھا :

كان يكذب

وہ جھوٹ بولتا تھا ۔ (کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم جلد ۴ صفحہ ۳۹۵)

۴۔ خود صاحب مستدرک حاکم نیشاپوری بھی شیعہ تھا اس وجہ سے اُس نے ایسی روایات اپنی کتاب میں خاص طور پر درج کی ہیں جن میں صحابہ کے بارہ میں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے ۔

مثال کے طور پر حاکم نے ایک روایت ابو برزہ اسلمی رضؓ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین ۳ قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے ۔

۱۔ بنو امیہ ۲۔ بنو حنیفہ اور ۳۔ ثقیف

حاکم نے یہ روایت عبداللہ بن احمد بن حنبل سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے، حالانکہ مسندِ احمد میں ابو برزہ اسلمی رضؓ کی جو روایت نقل کی گئی ہے اس میں تین ۳ قبائل کا ذکر نہیں بلکہ دو ۲ قبائل کا ذکر ہے۔ (مسندِ احمد جلد ۴ صفحہ ۴۲)

بنو امیہ کے الفاظ حاکم نے معلوم ہوتا ہے بنو امیہ سے اپنے قلبی بغض کی وجہ سے بڑھا دیئے ہیں ۔ (باقی آئندہ)

بنی اُمیّہ اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد

بنی اُمیّہ کے اِمتیازات قبل از اِسلام

۱۔ مکہ اور اس کے نواح کا اقتدار ہمیشہ بنی اُمیہ کے پاس رہا۔

۲۔ خاندانی عزت، شرافتِ نسبی، وجاہتِ سیاسی، جرأت و لبسالت اور استقامت و شجاعت میں تمام عرب میں ممتاز و منفرد تھے۔

۳۔ فیاض، مہمان نواز اور عہد کے پابند تھے۔

۴۔ فنونِ حرب میں تمام عرب پر انہیں فوقیت حاصل تھی۔

۵۔ شعر و ادب، فصاحت و بلاغت، شعور و ابلاغ اور خطابت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔

۶۔ عقل و خرد، فہم و فراست، تدبر و حلم، معاملہ فہمی میں قریش ان کا سکہ مانتے تھے۔

۷۔ مکہ کی حکومت انہی کے قبضہ میں تھی۔

۸۔ ابو سفیان روم میں قریش کے سفیر تھے۔

۹۔ قریش کا قومی عَلَم عقاب اُمویوں کے پاس تھا۔

۱۰۔ قبیلۂ قریش کی چار جنگیں دیگر قبائل سے ہوئیں۔
عکاظ (عکاظ) حربِ فجار اول۔ حربِ فجار دوم۔ ذاتِ نکیف۔ حرب فجار دوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شباب پر تھے اور اپنے تایا جان جناب زبیر بن عبدالمطلب کی قیادت میں شریک جنگ ہوئے قریش کی تمام شاخیں الگ الگ گروپ بنا کر آئی تھیں۔ لیکن ان کا سپہ سالارِ اعظم بنی اُمیّہ کا مورثِ اعلیٰ حرب ابن اُمیّہ تھا۔

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی جان جنابہ اُمِ حکیم بیضاء جو جناب عبداللہ کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی تھیں۔ بنی اُمیہ کے بزرگ جناب کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس سے بیاہی گئیں۔

۱۲۔ انھی پھوپھی صاحبہ کی دختر جنابہ اَروی بھی بنی امیہ کے سردار جناب عفان سے بیاہی گئیں۔

اسلام کے بعد کے امتیازات

۱۳۔ سب سے پہلی ہجرت حبشہ میں سیدہ ہندہ سلام اللہ علیہا کے بھائی سیدنا معاویہ راشد و عادل رضی اللہ عنہ کے حقیقی ماموں سیدنا ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اموی رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی۔

۱۴۔ سیدنا عثمان بن عفان صلوۃ اللہ وسلام اللہ علیہ ہجرت حبشہ میں اپنی زوجۂ مطہرہ سیدہ رقیہ کے ہمراہ مہاجر ہوئے

۱۵۔ دوسری دفعہ حبشہ سے مکہ واپسی ہوئی تو دوبارہ سیدنا عثمان اور سیدہ رقیہ حبشہ کی طرف مہاجر ہوتے۔

۱۶۔ کئی سال حبشہ میں قیام کر کے پھر تیسری مرتبہ سیدنا عثمان اور سیدہ رقیہ مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔

۱۷۔ حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تاریخ ہجرت میں) لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلا انسان ہے۔ جس نے اہل وعیال سمیت ہجرت کی ہو!

۱۸۔ سیدنا ابوسفیان کی دختر بلند اختر سیدہ رملہ ام حبیبہ علیہا السلام نے ہجرت حبشہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہونے کا شرف و امتیاز ملا اور حبشہ سے مدینہ ہجرت کی۔

۱۹۔ افضل الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نورانی بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئیں (سیدہ رقیہؓ، سیدہ ام کلثومؓ)

۲۰۔ ارحم الناس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں فرمایا:

"اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں اور موت اُنھیں اُلیتی تو میں عثمانؓ کو دیتا رہتا"

۲۱۔ حضور علیہ السلام نے شہزادۂ بنی اُمیہ سفیر رسول عثمانؓ کے قصاص کے لئے پندرہ سو صحابہ سے موت کی بیعت لی

۲۲۔ اپنے داہنے ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا اور اپنے دونوں ہاتھ ملا کر قصاص عثمانؓ کی بیعت کی۔

۲۳۔ مکہ میں رہنے والے اللہ اور اس کے دشمنوں مشرکین مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان بھی بحکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسفیانؓ نے کیا۔

۲۴۔ اقضی الناس واحکم الناس صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم و فیصلہ سے سیدنا ابوسفیانؓ کے گھر کو دار الامن قرار دیا گیا۔ سبحان اللہ۔ بیت اللہ بھی دار الامن اور بیت ابوسفیانؓ بھی دار الامن۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

۲۵۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے قبل از اسلام کبھی حضورؐ کی نہ تو مخالفت کی نہ کسی جنگ میں سرکار کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔

۲۶۔ سیدنا معٰویہ صلوٰۃ اللہ وسلام اللہ علیہ کو سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی کے عظیم منصب پر تعینات کیا۔

۲۷۔ سید السادات والعبید صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معٰویہ رضی اللہ عنہ کو مال غنیمت میں سے ۱۰۰ اونٹ اور ۴۰ اوقیہ چاندی عنایت کی۔ (غزوۂ تبوک وحنین)

۲۸۔ مخبر صادق ومصدوق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معٰویہ سلام اللہ علیہ کو خلافت عادلہ وراشدہ کی تین مرتبہ بشارت دی۔

۲۹۔ احکم الناس واتقی الناس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوسفیان رضؓ کو نجران کا والی مقرر فرمایا

۳۰۔ اور مکہ کا والی عتاب بن اسید کو امام اول سیدنا صدیق اکبر خلیفہ بلا فصل سلام اللہ وصلوٰۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابوسفیان رضؓ کے بڑے فرزند ارجمند سیدنا یزید بن الخیر رضی اللہ عنہ کو شام کا حاکم وعامل بنایا۔

۳۱۔ امام ثانی عز الاسلام والمسلمین مرادِ رسول سیدنا عمر بن خطاب صلوٰۃ اللہ وسلام اللہ علیہ نے سیدنا یزید کی شہادت کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہا کو شام کا عامل و والی بنایا۔

۳۲۔ ذوالنورین ذوالہجرتین افضل الختنین ابن اخت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عثمان صلوٰۃ اللہ وسلام اللہ علیہ نے حضرت معاویہ کی ولائیت کو قائم رکھا بلکہ مزید علاقے بھی آپ کے ماتحت کر دیئے۔

۳۳۔ ولیٔ کل مومن اتقی الصحابہ وانصح الصحابہ مرغوب رسول زوج بتول سیدنا علی صلوٰۃ اللہ وسلام اللہ علیہ نے فرمایا:

لَا تَكْرَهُوْا إِمْرَةَ مُعَاوِيَه ۔ معاویہ رضؓ کی امارت ناپسند نہ کرو۔

۳۴۔ امام خامس اشبہ بالنبی شہزادہ اہل بیت سیدنا حسن صلوٰۃ اللہ وسلام اللہ علیہ نے خلافت راشدہ سیدنا معاویہ رضؓ کو عنایت فرمائی۔

۳۵۔ حسنین کریمین وشہیدین سیدنا حسن وسیدنا حسین صلوٰۃ اللہ وسلام اللہ علیہم دونوں بھائیوں نے برضا و رغبت امام ششم سیدنا سیدنا معاویہ رضؓ کی بیعت کی۔